رجسٹرڈ نمبر اے ۲۰۲۷

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حب وطن از ملک سلیمان خوشتر
خار وطن از سنبل و ریحان خوشتر
یوسف کہ بمصر بادشاہی می کرد
می گفت گدا بودن کنعان خوشتر

چندہ سالانہ	۲
فی پرچہ	۲؍

ایڈیٹر [illegible]

پانزدہ روزہ

کاکوری اخبار

جلد ۷	کاکوری، شنبہ یکم مارچ سنہ ۴۱ء مطابق ۲ صفر المظفر سنہ ۱۳۶۰ھ	نمبر ۲۱

ادبیات

خانصاحب مولوی حسام الدین صاحب حسام، کاکوری کے متوطن اور ریاست بھوپال میں ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس ہیں۔ موصوف عرصۂ دراز سے کاکوری نہیں آئے ہیں لیکن آپ میں حب وطنی کا جذبہ پورے طور پر موجود ہے اور خود اپنے عنایت نامہ میں فخریہ تحریر فرماتے ہیں کہ "میں کاکوروی ہوں" آپ کہنہ مشق شاعر ہی نہیں بلکہ ادیب بھی ہیں اور یہ کاکوری کی خاک پاک کا اثر ہو۔ آپکی قابلیت کے اظہار کیلئے حسب ذیل غزل کافی ہو جس کا سب سے بڑا لطف یہ ہو کہ چھوٹی بحر میں جس کا ادا مصرعہ ردیف و قافیہ میں نکل گیا ہو بلند پایہ مضامین نظم کئے گئے ہیں۔ (اڈیٹر)

خانصاحب مولوی حسام الدین صاحب حسام، کاکوروی

رخ سوئے جلوہ گاہ کئے جا رہا ہوں میں
ایمان کو رو براہ کئے جا رہا ہوں میں

میرے وفور شوق کا اللہ رے اضطراب
گم میکدہ کی راہ کئے جا رہا ہوں میں

کرتا ہوں بزم حسن میں ایمان فروشیاں
پاکیزہ تھا گناہ۔ کئے جا رہا ہوں میں

ہوتی نہیں تمام کہیں داستان شوق
دفتر کئی سیاہ کئے جا رہا ہوں میں

توبہ کے ساتھ ساتھ ندامت بھی ہو مجھے
گویا کوئی گناہ کئے جا رہا ہوں میں

اتنی خوشی ہو اگر گریباں کا مسئلہ
دامن پہ بھی نگاہ کئے جا رہا ہوں میں

فرقت کی زحمتوں کو بناتا ہوں خوشگوار
یاد انکو گاہ گاہ کئے جا رہا ہوں میں

کشتی کو بیم موج سے کرتا ہوں بے نیاز
طوفان کو خضر راہ کئے جا رہا ہوں میں

لازم نہیں جنوں کیلئے چاک دامنی
تقلید رسم و راہ کئے جا رہا ہوں میں

اتنی بڑی ہو جاٹ تری چشم لطف کی
بے ساختہ گناہ کئے جا رہا ہوں میں

طے کر رہا ہوں کفر محبت کی منزلیں
اللہ کو گواہ کئے جا رہا ہوں میں

ہرچند جانتا ہوں دل اپنا نہیں حسام
کمبخت بے پناہ کئے جا رہا ہوں میں

گیتان جلی

اے میرے آقا مجھے نہیں معلوم تو کسطرح گاتا ہے۔ میں ہمیشہ ایک خاموش حالت تحیر میں سنا کرتا ہوں۔

تیری موسیقی کی روشنی عالم کو منور کر رہی ہے تیری موسیقی کا نفس حیات ایک آسمان سے دوسرے آسمان پر دوڑا پھرتا ہے۔ تیری موسیقی کا مقدس چشمہ تمام سنگین حجابات کو توڑ کر بہہ نکلتا ہے۔ میرا قلب آرزومند ہے کہ تیرے نغموں کا ہمنوا ہو جائے۔ لیکن ایک آواز کے لئے بیکار تڑپ رہا ہے۔ میں بولتا ہوں لیکن بول نغمہ نہیں ہوتے۔ لاچار عاجز ہو کر چیخ اٹھتا ہوں۔ آہ تو نے میرے قلب کو اپنی موسیقی کے بیشمار پھندوں میں اسیر کر لیا۔ اے آقا!۔

(ماخوذ)

"ترجمہ ٹیگور" از نیاز فتحپوری۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کاکوری اخبار

جلد ۷ | کاکوری شنبہ یکم مارچ سنہ ۱۹۲۱ء | نمبر ۲۱

قول ــــ عمل

(ہر کسے ناصح برائے دیگراں)

از حاجی ظفر الملک حسینا علوی کاکوروی

مٹھائی کے شوقین کو اگر یہ تعلیم دی جائے کہ تم دن بھر اٹھتے بیٹھتے، مٹھائی مٹھائی پکارا کرو تو کیا آپ یہ امید رکھتے ہیں کہ اسکے کام و دہن بھی شیرینی سے ویسے ہی بہرہ اندوز ہوں گے جیسے اس سستے گڑ کے زمانہ میں ایک پیسہ کا گڑ خرید کر کے مزدور اپنا منھ میٹھا کر لیتا ہے۔

کڑکڑاتے جاڑوں میں آگ آگ پکارتے رہیئے اور گھر میں دیا سلائی کی ڈبیا یا مٹی کا چراغ ہو جو گوبر کے اپلوں کو انگیٹھی میں جلا کر آپ تاپ سکیں تو کیا اس سادھو کی طرح آپکا جسم بھی گرم رہے گا جو رات بھر ننگے بدن الاؤ کے سامنے بیٹھا تاپتا ہے

قلم آپ کے ہاتھ میں ہے، کاغذ اور دوات میز پر، کرسی پر بیٹھے آپ قلم کو حرکت دے رہے ہیں اور بار بار لکھ رہے ہیں، قوم مسلم کی ترقی ہو۔ صبح سے شام تک لکھتے رہیئے مگر جب دوسرے دن صبح ہو گی تو آپ کو نظر آئے گا کہ قوم مسلم جہاں تھی وہیں اب بھی ہے۔ اور ترقی و عروج کا جو خواب آپ دیکھ رہے تھے وہ مجبور انہ ہوا ؎

تھا خواب میں خیال سے دل کا معاملہ
جب آنکھ کھل گئی نہ زیاں تھا نہ سود تھا

یہ چند موٹی موٹی باتیں ہیں جن کو زید، عمرو، بکر سب تسلیم کریں گے، مگر آپ کو محسوس نہ ہو گا کہ قومی ترقی کی جو آرزو آپ کے دل میں ہے اس کی تکمیل کے لئے جس عمل کی ضرورت ہے اس کی بھی کچھ فکر کریں۔ بس قلم اور زبان چلاتے رہئیگا۔ شیخ سعدی دقیانوسی زمانہ کے تھے جو کہہ گئے کہ، یک من علم را دہ من عمل باید۔ آج نئی روشنی کے عہد میں کہنا سب جانتے ہیں کرنا کوئی نہیں چاہتا۔ اور جو اعتراض آپ پر وارد ہوتا ہے مجھے یہ دکھائی نہیں دیتا کہ اس کی زد مجھ پر بھی پڑ رہی ہے۔ آپ اپنی کہے جاتے ہیں میں اپنا راگ الاپ رہا ہوں ؎

آ عندلیب مل کے کریں آہ و زاریاں
تو ہائے گل پکار میں چلاؤں ہائے دل

آپ پکارے جایئے، میں چلائے جاؤں۔ آپ کا منھ میٹھا ہو یا نہ ہو میرا بدن ضرور گرم ہوتا رہے گا۔ اور اگر میرا بدن گرم نہ ہوا تو یقین رکھئے کہ آپ کا منھ ضرور میٹھا ہو گا۔ آپ مجھے نصیحت کرتے رہئے میں آپ کا فضیحتا کرتا رہوں اور دن بھر کی اس جھک جھک کے بعد شام کو نظر آئے گا کہ آپ حلوائی کی دوکان پر کھڑے مٹھائی کا بھاؤ کر رہے ہیں اور میں سگریٹ فروش کی دوکان پر بیٹھا ہوا دیا سلائی کا بنڈل چکار رہا ہوں مگر جیب آپ کی بھی خالی ہے اور دام میرے پاس بھی نہیں۔

اچھا، اب اس تماشہ سے جی بھر گیا ہو تو ذرا پردہ اُلٹ دیجئے اور دیکھئے کہ جن بزرگوں کے ہم نام لیوا ہیں انھوں نے اپنے اپنے وقت میں قومی ترقی کے لئے کیا کچھ پاپڑ بیلے۔

محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا میں تشریف لائے، غار حرا میں خلعت نبوت سے سرفراز ہوئے تو گھر واپس پہونچنے کے بعد اپنی بیوی، اپنے دوست اور اپنے عزیز بھائی کو اسلام کا حلقہ بگوش بنایا۔ مکہ میں توحید کی منادی شروع کی، بتوں کی بیچارگی کا اعلان کیا، لوگوں کی گمراہی و ضلالت دور کرنا چاہی، شرفائے مکہ دشمن بن گئے اور لگے طرح طرح کی لالچ دینے، قسم قسم کے آزار پہونچانے حتیٰ کہ جان کے درپے ہو گئے۔ اور آپ کو ہجرت کر کے وطن چھوڑنا پڑا۔

مدینہ پہونچے تو دشمنوں نے وہاں بھی پیچھا کیا۔ آپ کو اور آپ کے ساتھیوں اور مددگاروں کو تباہ و برباد کرنے کے منصوبے باندھے۔ حملہ پر حملہ کئے مگر نصرت الہٰی نے آپ کو فتحمند کیا اور تیس برس کے اندر آپ کے دستِ حق پرست نے وہ کارِ عظیم کر دکھایا کہ آج تیرہ سو برس سے دنیا پر اسلام کا ہلالی پرچم لہرا رہا ہے۔

آپ بھی محمد الرسول اللہ صلعم کے حلقہ بگوش ہیں اور ہیں بھی ان کا ایک ادنیٰ غلام۔ پھر کیا آپ کو یا مجھے حضور کی زندگی کے حالات، حضور کی سیرۃ اور حضور کے طریق کار سے کوئی سبق نہیں ملتا۔ کیا آپ کو اور مجھے اس میں کچھ شک ہے کہ اسلام کی تعلیم پر عمل کرنے ہی سے ہماری آپ کی دین و دنیا کی فلاح وابستہ ہے۔ اگر شک نہیں ہے اور یقیناً نہیں ہو تو پھر کیا بات ہے کہ ہم آپ کہتے سب کچھ ہیں اور کرتے کچھ نہیں۔

دراصل ہماری تمام پستیوں، ہماری سب بیماریوں کا واحد سبب یہی ہے کہ ہم جن باتوں کو مانتے اور جانتے ہیں ہمارا عمل ان کے خلاف ہے۔ مثلاً

ہم مانتے ہیں کہ قومی ترقی کا راز باہمی اتحاد میں مضمر ہے مگر ہم دن رات ہاتھوں میں کلہاڑی لئے اسی شجر اتحاد کو کاٹتے رہتے ہیں جس کے سایہ میں رہکر ہماری قومی ترقی کی کوششیں بارور ہو سکتی ہیں۔

ہم جانتے ہیں کہ مسلمانوں کی مالی حالت بہت کمزور ہے مگر باپ دادا کے زمانہ کی رسموں کو چھوڑنے کے لئے ہم تیار نہیں حالانکہ ہمارا قومی افلاس اب ان فضول خرچیوں کا متحمل نہیں ہو سکتا کاکوری کو دیکھئے اور محرم کے تخت اور تعزیوں کی بوسیدہ رسموں پر نظر ڈالیے۔ جاہلوں کو کون کہے۔ اہل علم اور جدید تعلیم یافتہ اور روشن خیال مصلحان قوم میں سے کسی کو اس کا خیال نہیں آتا کہ ان خلاف شریعت رسموں، اس اسراف بیجا اور اس کھیل تماشے کو مٹانے کی کوشش کرنا چاہئے۔ بیماری کا زہر جب جسم میں سرایت کر جاتا ہے تو بعض اعضا ایسے ماؤف ہو جاتے ہیں کہ ان میں سردی گرمی تک کا احساس نہیں باقی رہتا۔ یہی حال قوموں کا ہے۔ جب ان کی بیماری بڑھ جاتی ہے تو ان کی قوت عقل و تمیز سلب ہو جاتی ہے۔ جس طرح جسم انسانی کو تندرست بنانے کے لئے تنقیہ، مسہل، فصد اور نشتر زنی کی ضرورت پڑتی ہے اسی طرح قومی زندگی کے بقا و ترقی اور صحیح نشو و نما کے لئے لازمی ہے کہ جو روگ گھن کی طرح اندر سے کھوکھلا کر رہے ہیں ان کا مناسب تدارک کیا جائے۔

آپ ایک طرف سیرۃ کمیٹی بنا کر محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات زندگی سے قوم کو روشناس کرنا چاہتے ہیں اور دوسری طرف ان تمام بدعات و خرافات کو قائم رکھنا چاہتے ہیں جو اسلام کی تعلیم اور محمد الرسول اللہ کی سیرۃ سے کوئی دور کا تعلق نہیں رکھتے ؎

معشوق ما بشیوۂ ہر کس موافق است
با ما شراب خورد و بہ زاہد نماز کرد

اگر اسلام کی صداقت میں کوئی شک و شبہہ نہیں، اگر محمد الرسول اللہ کے ساتھ دل سے عقیدۃ ہے اگر خدا کے کلام پر اعتماد ہے تو سب سے پہلے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے لئے کمر بستہ ہو جائیے۔ جس قدر خلاف شریعت امور ہیں، ان کو خود ترک کیجئے اور قوم سے ترک کرانے کی جد و جہد کیجئے۔

جناب عشق را درگہہ بسے بالاتر از عقل است
کسے آن آستاں بوسد کہ جان در آستین دارد

اور اگر آپ اسلام کی عزت، قوم کی ترقی، مسلمانوں کی سر بلندی کے لئے کوئی قربانی نہیں کر سکتے، کسی ایثار کے لیے تیار نہیں کبھی صراط مستقیم پر گامزن نہیں ہو سکتے تو یاد رکھیے کہ

عرفی اگر بہ گریہ میسر شدے وصال
صد سال می تواں بہ تمنا گریستن

سنہ ۲۶ء میں مسلم لیگ کے سالانہ اجلاس کے موقع پر ایک غیر مسلم خاتون نے مسلمانوں کو مخاطب کر کے خواجہ حافظ کا یہ شعر پڑھا تھا کہ ؎

در رہ منزل لیلیٰ کہ خطرہاست بسے
شرط اول قدم آنست کہ مجنوں باشی

نوجوانان وطن، مصلحان کاکوری اور اُن تمام اعزائے وطن سے جو آج اہل وطن کی پستی وزبوں حالی پر اشک آلود ہوتے ہیں میری بھی یہی گذارش ہے کہ اگر وطن کا درد ہے، قوم کی بہی خواہی کی فکر ہے۔ مسلمانوں کی ترقی کی خواہش ہے تو سب سے پہلے اپنی غیر اسلامی، زندگی کی اصلاح پر توجہ فرمایئے مذہب کے نام پر جو خلاف شریعت باتیں رائج ہیں ان کو رخصت کیجئے، اور اپنی جماعت کو اس غیر صالح مادہ فاسد سے پاک بنایئے تب جاکر کہیں آپ ترقی وعروج کی شاہراہ پر گامزن ہو سکیں گے۔

گر یہ نہیں تو بابا پھر سب کہانیاں ہیں۔

ناسٹرڈمس کے تصوّرات

(جنگ کے متعلق ۴۰۰ سال قبل کی پیش گوئی)

مترجمہ مولوی مصلح الدین احمد صاحب اسیر

سولہویں صدی عیسوی میں جبکہ ہنری دوم فرانسیسی تخت پر متمکن ہوا ایک نوجوان ڈاکٹر فرانس کے طاعون زدہ رقبہ میں داخل ہوا اور مایوس مریضوں کو اپنے جادو اثر لمس سے زندگیاں بخشنے لگا۔ وہ دیوتاؤں کی طرح پوجا جانے لگا اور بہت ہی سرعت کے ساتھ اس کی شہرت پھیل گئی، دوبارہ پھر طاعون پھیلا مگر اس مرتبہ اس کا وہ جادو اُس سے چھن چکا تھا۔ اب کی اس کی بیوی، بچّے بھی موت کے منہ میں چلے گئے اور اس کے بنائے کچھ نہ بنی، اسی غم میں اس نے طبابت سے دست کشی اختیار کی اور پوشیدہ علوم کی طرف مائل ہوگیا۔ اس کے کچھ ہی دنوں بعد وہ ایک آوارہ گرد کی حیثیت سے پھرتا اور پیشین گوئیاں کرتا دکھا گیا یہ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ اُس نے علم نجوم حاصل کیا یا اُسے الہام ہوتا تھا، البتہ چند مخفی علامات بتاتے ہوئے لے لوگوں نے دیکھا، اس مجنون کا نام ’ناسٹرڈمس‘ تھا۔

اس نئے پیشین گوئی کرنیوالے نے خود بادشاہ سلامت کو بھی متنبہ کر رکھا تھا کہ ”ڈوئیل نہ لڑیں ورنہ دشمنوں کی آنکھوں اور جان دونوں کے جانے کا اندیشہ ہے“ اس پیشین گوئی کی دوسرے کاہنوں نے بھی تصدیق کی جس کی بنا پر شاہ ہنری کی ملکہ نے اُسے محل میں باریاب کر کے اپنے تینوں بیٹوں کی قسمت کے لیے سوال کیا ”یہ تینوں صاحبزادے تخت نشین ہوں گے“ ’ناسٹرڈمس‘ نے ملکہ کے استفسار کے جواب میں کہا، ڈوئیل میں شاہ ہنری کی آنکھیں ضایع ہونے اور وفات پانے کے ساتھ ساتھ یہ پیشین گوئی بھی درست ثابت ہوئی اور ان پیشین گوئیوں کی سچائی نے ناسٹرڈمس کی شہرت میں چار چاند لگا دیئے۔

سنہ ۱۵۵۵ء میں اس نے ایک کتاب ”سنچوریز“ Centuries نامی شایع کی جس میں مستقبل قریب وبعید کے حالات پر روشنی ڈالی تھی جب مستقبل قریب کی پیشین گوئیاں حقیقت سے لبریز پائی گئیں تو اس کو دربار میں بھی اعلیٰ منصب سے سرفراز کیا گیا اس کے بعد اُس نے آینوالی صدیوں کے متعلق بھی پیشین گوئیاں کیں حتیٰ کہ سنہ ۱۵۶۶ء میں ایک رات کو جبکہ اس کے ملازم نے رخصت ہوتے وقت صبح تک خدا حافظ کہا تو اس نے اُس کے جواب میں صاف کہدیا ”بھائی صبح کو طلوع آفتاب کے وقت میرا یہاں پتہ بھی نہ ہوگا“ دوسرے دن صبح کو لوگوں نے اُسی بنچ پر جس پر وہ کام کیا کرتا تھا اُسے مردہ پایا،

اُس نے زیادہ تر فرانس کے متعلق پیشین گوئیاں کی ہیں اس زمانہ کے لئے وہ لکھتا ہے ”جبکہ جمہوریت اور آمریت کا دور دورہ ہوگا۔ برطانیہ، جرمنی، اسپانیہ میں مختلف عقاید ہونگے لیکن ان کے حکمران یکساں نہ ہوں گے۔ جرمنی کی جمہوریت کا خاتمہ اس شخص کے ہاتھوں ہوگا جو خود جرمنی کا باشندہ نہ ہوگا روم اور برلن مل کر ممالک غیر کو ہضم کر جائیں گے، یہ ممالک اپنی برتری کے لیے ہتھیار اُٹھائیں گے اور اس طرح جنگ کا آغاز ہوگا، بڑی قوتوں کے ہاتھوں چھوٹی قوتوں کے لئے آسمان سے تباہی اور بربادی کی بارش ہوگی“۔

سنہ ۱۹۳۳ء کے لئے "ناسٹرڈمس" لکھتا ہے "جرمنی میں ایک نئے ملحدانہ فلسفہ کی شروعات ہوگی جو جرمنی کے باہر بھی پھیلے گا، اخبارات، جرائد اور تمام لوگ اس کی حمایت کرینگے سنہ ۱۹۳۴ء میں فرانس میں ہڑتال ہوگی اور فرانک کی قیمت گر جائے گی۔ اس کے بعد ہسپانیہ میں جنگ چھڑ جائے گی اور دوسرے ممالک میں انقلابی خواہشات کارفرما ہونگی۔ ہسپانوی جنگ ۳ سال ۷ ماہ چلے گی، کیتھولک، پروٹسٹنٹ، اور یہودی پریشان ہوں گے، حکومتیں تبدیل ہونگی اور لیبر پارٹی اقتدار کے لئے کمونسٹ سے دست وگریبان ہوگی۔"

ہمکو معلوم ہے کہ یہ سب پیش آچکا ہے، جنگ ہسپانیہ ۳ سال ۷ ماہ تک ہوتی رہی اس کے بعد امن قائم ہوا۔

"اصلی جنگ سنہ ۱۹۴۰ء میں شروع ہوئی اور چار سال تک قائم رہیگی کارفرما حکومت فرانس کا خاتمہ ہوجائے گا اور دوسری طاقتور حکومتیں بھی تباہ ہونگی ہسپانیہ جرمن فوجوں کو پائرینیز (Pyranaes) سے گذر جانے دے گا تمام یورپ پر انقلاب، انقلاب کا بھوت سوار ہوگا...... سنہ ۱۹۴۱ء میں براعظم ایشیا میں دو خوفناک زلزلے آئینگے جنمیں سے ایک چین یا جاپان میں آئے گا سنہ ۱۹۴۱ء میں اطالوی بیڑہ بحر روم میں تباہ ہوجائے گا۔ تمام یورپ جنگ کے طوفان سے پریشان ہوگا۔ جرمنی، اطالیہ انقلاب برپا کرینگے یہ جنگ اسقدر خوفناک ہوگی کہ لوگ بارتھولومیو (Bartholomew) کے مقاتلہ کو بھی بھول جائینگے۔"

"فرانس کی تیسری جمہوریت کا خاتمہ ہوجائے گا اور تین فوجیں پیرس پر قابض ہوجائیں گی، دغابازوں کو قتل وغارت کیا جائے گا۔ تب جاکر کہیں فرانس میں امن وامان ہوگا۔ ایک پچاس سالہ شخصیت ہنری پنجم کے لقب سے تخت فرانس اور ہسپانیہ پر متمکن ہوگی پانچ سال تک "اوگنن" (Avignon) اس کا پایہ تخت رہے گا۔ کیونکہ پیرس تباہی کے غار میں ہوگا۔ اس حکمران اور فرانسیسی پوپ گریگوری ہفتدہم کے درمیان دوستانہ تعلقات ہوں گے اس وقت اطالیہ اور دوسرے تین ممالک میں ایک ہی جھنڈا لہرائے گا، ہنری پنجم کی قوت کا اندازہ اس امر سے کیا جاسکتا ہے کہ اس کے ہاتھوں انقلاب جرمنی کا خاتمہ ہوجائے گا اور فرانس کی سرحد "رائن" ہوگا۔ "روس" اور "جاپان" کے مابین جنگ ہوگی جس میں "روس" کا خاتمہ ہوجائے گا۔"

اب ہم لوگ اتنے دور دراز زمانہ تک آپہونچے ہیں۔

"جبکہ اواخر سنہ ۲۰۰۰ء میں ایک جہدی کا نزول ہوگا جس کی زبان لاطینی اور یونانی سے مرکب ہوگی، جس کو انقلاب برپا کردینے پر کامل اقتدار حاصل ہوگا۔ اس کی بدولت پھر ایک بار امن وامان کا دور دورہ ہوجائے گا۔"

سنہ ۲۰۰۰ء اس سال مارچ اور اکتوبر کے درمیان فرانس میں ایک ایسی آگ پھیلے گی جو کسی کے بجھائے نہ بجھے گی جس میں جل کر فرانس خاک ہوجائے گا، فرانس کا خاتمہ سنہ ۳۴۲۰ء بلائے آسمانی کے ہاتھوں ہوگا سنہ ۳۰۰۰ء میں یورپ سیلاب کی نذر ہوجائے گا اور "گوبی" (Gobi) کا صحرا سمندر بن جائے گا۔"

پھر نوع انسانی کا کیا حشر ہوگا؟ "ناسٹرڈمس" نے اس کے متعلق کچھ نہیں لکھا، وہ خدا معلوم مٹ جائے گی یا باقی رہے گی۔ اب کچھ نہیں کہا جاسکتا اور شاید کبھی کچھ نہ کہا جائیگا،

وطن کی خبریں

نوٹ:۔ اعزہ احباب اور جملہ اہل وطن سے جو باہر ہیں خواہ وطن میں گذارش ہو کہ اپنے یہاں کی قابل اندراج خبریں اور اطلاعات دفتر میں روانہ کرکے مشکور کرتے رہیں۔ (اڈیٹر)

اعتذار:۔ مردم شماری کے کام کی مصروفیت کی وجہ سے اخبار چند روز کی تاخیر سے شائع ہو رہا ہے۔ امید کہ ناظرین معاف فرمائینگے (اڈیٹر)

موسم:۔ اب دن کو دھوپ میں خاصی گرمی محسوس ہوتی ہے۔

غروب آفتاب کے بعد کچھ خنکی ہوتی ہے۔ اب بند مقامات میں لحاف کی گرمی برداشت نہیں ہوتی۔ جس دن کچھ ہوا میں تیزی ہوتی ہے یا کچھ بوندا باندی ہوئی تو شب کو خفیف سردی بڑھ جاتی ہے۔ مجموعی حیثیت سے موسم خوشگوار ہے۔

آب وہوا:۔ کوئی خاص شکایت نہیں سنی گئی۔ تداخل فصلین سے نزلہ وز کام لوگوں کو ہو جانا معلوم ہوا ہے۔

تقریب:۔ معلوم ہوا ہے کہ بابو ابنکا پرشاد خلف منشی مولچند (محلہ کالستھان) کی بارات ۲۲ فروری سنہ ۴۱ء کو بارہ بنکی گئی تھی۔ اور بابو سوامی دیال محافظ دفتر کلکٹری کی دختر نیک اختر سے عقد ہوا۔ ۲۴ فروری کو بارات معہ عروس واپس آئی۔ تخمیناً نوے صاحبان کے بارات میں جانے کا حال معلوم ہوا ہے۔ باراتیوں کی تفریح کے لئے ایک طائفہ کشمیر بونکا بھی تھا۔ بابو سوامی دیال کی جانب سے باراتیوں کی خوب خاطر و تواضع ہوئی اور بڑی خوش اسلوبی سے تمام مراسم سرانجام پائے۔ ہم اپنے عنایت فرما منشی مولچند صاحب کو فرض سے سبکدوش ہونے اور بابو ابنکا پرشاد کی خانہ آبادی پر دلی مبارکباد دیتے ہیں۔

موضع درگاگنج میں درس قرآنی:۔ اس خبر کو سنکر کہ موضع کے تمام مسلمان نماز باجماعت مسجد میں ادا کرتے ہیں ہمارے رپورٹر نے ایک دن فجر کی نماز درگاگنج کی مسجد میں پڑھی اور امام مسجد و نیز منشی محمد ایوب صاحب سے درخواست کی کہ روزانہ بعد نماز فجر درس قرآنی کا سلسلہ بھی شروع کرادیں اور ایک سیٹ درس قرآنی کا سیرت کمیٹی کاکوری کی جانب سے ہمارے رپورٹر نے امام مسجد کے پاس بھجوادیا ہے اور نماز مترجم کی بھی ایک کاپی امام صاحب کو دیکر ہدایت کردی ہے کہ تمام دیہاتی بھائیوں کو جو کچھ وہ نماز میں پڑھتے ہیں اُسکے معنی اُنکو سمجھائیں اور ضروری دعائیں یاد کرائیں۔

مسلم لیگ:۔ (۱) ۲۶ فروری سنہ ۴۱ء کو کاکوری مسلم لیگ کے زیر اہتمام مردم شماری کے سلسلہ میں بعد نماز ظہر مولوی زکی الدین خان مرحوم کی کوٹھی میں ایک جلسہ عام بصدارت حاجی الحرمین ڈپٹی امیر احمد صاحب علوی انعقاد پذیر ہوا تھا۔ تلاوت کلام پاک سے جلسہ کی کارروائی کا آغاز کیا گیا۔ سب سے پہلے محمد ولی انصاری نے دل آویز لہجہ میں اقبال کا ترانہ پڑھا۔ اُس کے بعد مولٰنا جمال میاں (فرنگی محلی) اور مولٰنا صبغت اللہ صاحب (فرنگی محلی) نے مردم شماری کی غرض و غایت اور اہمیت پر بصیرت افروز تقریریں فرمائیں۔ ساتھ ہی مسلمانوں کو اپنی تنظیم کرنے اور مسلم لیگ کے جھنڈے کے نیچے آنے کی تلقین کی اور مسئلہ پاکستان کو بھی عام فہم الفاظ میں مدلل طریقہ پر حاضرین کے ذہن نشین کرایا۔ مسلم نیشنل گارڈ کے قومی ترانے کے بعد صدر و حاضرین کے شکریہ پر نہایت کامیابی کے ساتھ جلسہ برخاست ہوا۔ مجمع بہت کافی تھا۔ باشندگان قصبہ کے علاوہ دیہاتی مسلمانوں کی کافی تعداد جلسہ میں شریک تھی اور کچھ اچھوت بھائی بھی موجود تھے۔ جلسہ گاہ کے قریب مستورات کے لئے پردہ کا انتظام تھا۔

(۲) ۱۱ فروری سنہ ۴۱ء کو زنانہ مسلم لیگ، کاکوری کی مجلس عاملہ کا ایک جلسہ بمقام قاضی گڑھی بصدارت بیگم صاحبہ منشی سمیع الدین صاحب منعقد ہوا۔ اور مفید تجاویز پیش ہو کر منظور ہوئیں۔ (۱) درس قرآنی کے متعلق طے پایا کہ ممبران اپنے اپنے محلے کے گھروں میں جاری کرانے کے لئے دلچسپی سے کوشش کریں (۲) پائی فنڈ کو از سرِ نو جاری کیا جانا طے پایا اور اس کو کامیاب بنانے کے لئے ممبران کو خود پوری دلچسپی لینے کے ساتھ اپنے حلقۂ اثر میں جاری کرانے کی ہر امکانی کوشش کرنا چاہئے۔ (۳) عورتوں کی اقتصادی حالت کو بہتر بنانے خصوصاً نوعمر لڑکیوں میں کشیدہ کاری و دستکاری کا شوق پیدا کرنے کے لئے طے پایا کہ اُن کے بنائے ہوئے سامان کی نکاسی کے انتظام کرنے کی مردانہ لیگ سے امداد حاصل کرنے کی درخواست کی جائے۔ (۴) مردم شماری کے متعلق ممبران مجلس عاملہ خاص طور پر پردہ نشین مستورات سے یہ امر ذہن نشین کرائیں کہ وہ کاغذات میں صحیح اندراجات کرائیں (۵) خواتین نیشنل گارڈ کے متعلق طے ہوا کہ موجودہ تعداد میں اضافہ کیا جائے۔ اور بد ۔۔۔ وغیرہ کا

انتظام کیا جائے۔ صدر و حاضرین کے شکریہ پر جلسہ ختم ہوا اور رسم پرچم کشائی ادا ہوئی اور سکریٹری کی ایک پرمحل تقریر کی بعدہٗ زنانہ مسلم نیشنل گارڈ نے قومی ترانہ نہایت خوش الحانی سے پڑھا۔

(رپورٹر)

افسران ضلع کے دورے:- (۱) ۱۵ فروری کو مسٹر لوئس لائیڈ بہادر، ڈپٹی کمشنر لکھنؤ اپنے سرمائی دورہ پر کاکوری آئے تھے، تحصیلدار صاحب لکھنؤ بھی ہمراہ تھے۔ تقریباً تمام قصبہ کا گشت کرکے دیکھا اور لوگوں سے ملاقات کی۔

(۲) ۱۰ فروری کو خانبہادر رحمٰن بخش قادری صاحب، افسر انچارج مردم شماری ضلع لکھنؤ سہ پہر کے وقت کاکوری آئے اور مردم شماری کے متعلق پرگنہ کاکوری کے تمام شمار کنندوں اور سپروائزروں کو ہدایات دیں اور کام کرنیکا طریقہ بتلایا۔

(۳) ۲۶ فروری کو کمشنر مردم شماری ہند معہ صاحب ڈپٹی کمشنر، لکھنؤ اور افسر انچارج ضلع لکھنؤ قصبہ میں آئے تھے۔ مردم شماری کرتے ہوئے بعض لوگوں کے کام کو دیکھا۔

متفرقات:- (۱) حضرت حافظ شاہ علی انور قلندرؒ کے فاتحہ کے سلسلہ میں تکیہ شریف پر ۲۱ محرم (۱۹ فروری) کو صبح ۱۰ بجے تک قرآن خوانی ہوئی اور متعدد کلام مجید ختم ہوئے۔ بعد نماز مغرب فاتحہ ہوا اور تقسیم تبرک کے بعد حاضرین کو چائے پلائی گئی۔ اسی دوران میں سیر ورد کاکوروی نے اپنے مخصوص انداز میں مثنوی مولانا رومؒ کے بعض حصّے حاضرین کو سنائے۔ بعد نماز عشا قوالی کی محفل ہوئی۔ دوسرے دن (۲۲ محرم) کو صبح سے دوپہر تک بھی مجلس سماع ہوئی تھی۔ دونوں محفلیں بہت کامیاب ہوئیں اور اہل ذوق حضرات بہت محظوظ و لطف اندوز ہوئے۔ کافی تعداد میں معتقدین و متوسلین تکیہ شریف باہر سے آئے تھے۔ فاتحہ کے وقت اور دونوں سماع کی محفلوں میں اسبار مجمع غیر معمولی تھا۔

(۲) ۲۲ محرم (۲۰ فروری) کو حضرت حاجی شاہ امین الدینؒ کا سالانہ عرس حسب دستور قدیم مسجد بارہ دری (مولوی محلہ) میں ہوا تھا۔ بعد نماز عصر آیات کلام پاک کی تلاوت مختلف حفاظ نے کی اور فاتحہ خوانی کے بعد بوندیوں کا تبرک حاضرین کو تقسیم کیا گیا۔ عرس کا انتظام بہ نگرانی مولوی ردیع الدین علوی، مولوی نسیم الدین علوی وغیرہ نے معقول طریقہ پر کیا تھا اور دوسرے دن اولاد و اعزہ حاجی صاحب کو قصبہ کے علاوہ باہر بھی حصّے بھیجے گئے۔

(۳) میر نذر علی علوی درد معہ متعلقین آج کل اورنگ آباد (دکن) سے وطن آئے ہوئے ہیں اور سُنا ہے کہ ابھی کچھ روز اُن کا قیام رہے گا۔

(۴) ۱۶ فروری سنہ ۴۱ء کو بسلسلہ یوم تعلیم مسلم زنانہ اسکول میں بصدارت بیگم قاضی راشد علیخاں جلسہ ہوا جس میں طالبات نے تعلیم کے متعلق نظمیں خوش الحانی سے پڑھیں اُس کے بعد بڑی لڑکیوں نے "خزاں و بہار" "تعلیم و جہالت" "دیہات و شہر" کے موضوع پر مکالمہ کیا۔ اس کے بعد جناب صدر نے تعلیم کے متعلق پُراثر تقریر کی اور تعلیم کے فوائد کے ساتھ خواندہ اور ناخواندہ کا مفہوم حاضرین اور طالبات کو سمجھایا۔ اُستانیوں کی خوش انتظامی کی تعریف کی اور حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ اس موقع کے لئے مدرسہ کو نہایت خوبصورتی سے آراستہ کیا گیا تھا۔ طالبات نے اپنے فرائض بڑی خوش اسلوبی سے ادا کئے اور مکالمہ وغیرہ میں کسی قسم کی جھجک نہیں تھی۔ جو اُستانیوں کی محنت کا نتیجہ کہا جا سکتا ہے۔ تیسری اُستانی بوجہ محرم شریک جلسہ نہیں ہوئیں۔

ریاست حیدرآباد کی اطلاعات:- (۱) اس اطلاع سے بڑی مسرت ہوئی کہ منشی جلد اولی علوی (محلہ کوٹھی تلہ) ورنگل سے جدید خدمت "مددگار فواکہات" ضلع اطراف بلدہ پر ترقی یاب ہوکر حیدرآباد آئے ہیں۔ اور اب اُنکو ۱۱۰-۵-۱۵۰ مشاہرہ ملے گا۔ اللہ تعالےٰ مبارک فرمائے۔

(۲) منشی مبین احمد علوی نے محکمہ ڈاکخانہ جات سے اپنی ملازمت زراعت کے محکمہ میں منتقل کرائی ہے۔

اور سیفیر کامگار، مزرعہ حمایت ساگر کی خدمت پر تقرر ہوا ہے فی الحال تنخواہ مساوی ہے لیکن جلد ترقی کی اُمید ہے۔

(۳) مولوی متین الدین خان علوی کے حیدرآباد سے آصف آباد تبادلہ ہونے کی خبر عرصہ ہوا درج اخبار ہوئی تھی۔ معلوم ہوا کہ آصف آباد کا تبادلہ منسوخ ہوگیا ہے اور سررشتہ داری عدالت ضلع ورنگل کے احکامات آ گئے تھے چنانچہ اپنے مستقر پر پہونچ کر خدمت کا چارج لے لیا۔

صحت و تندرستی:۔ (۱) معلوم ہوا کہ جناب مولوی انوار الحسن صاحب کا مزاج گزشتہ عشرہ میں ناساز ہوگیا تھا کچھ قلبی شکایت ہوگئی تھی اب بفضلہ تعالےٰ اچھے ہیں۔ آجکل موصوف کا قیام لکھنؤ میں ہے۔

(۲) چودھری مصطفےٰ علی (چودھری محلہ) کے متعلق دریافت ہوا کہ اُن کے پیر میں زخم ہوگیا تھا جس نے بڑی طوالت اختیار کی تھی۔ کئی دن طبیعت بہت خراب رہی۔ شکر ہے کہ اب تندرست ہیں صرف خفیف ورم باقی ہے۔

(۳) اہلیہ شاہ فصاحت علی (محلہ قاضی گڑھی) کی قلبی تکلیف بڑی حد تک رفع ہوچکی ہے۔ البتہ ابھی ضعف کافی ہے۔

(۴) کلکتہ کی تحریرات سے معلوم ہوا کہ قاضی انتظار علیخان صاحب عباسی کی شکایت بلڈ پریشر میں بمقابلہ پہلے کے کمی ہے طبیعت چاق ہے، علاج جاری ہے۔ فی الحال وطن آنے کا قصد ملتوی کر دیا ہے۔

علالتیں:۔ (۱) اہلیہ مولوی مقبول الدین صاحب کی درد دنبیں کی تکلیف بدستور ہے گلٹی میں جو زخم ہوگیا تھا وہ صاف تو ہو رہا ہے لیکن اندمال زخم بظاہر نہیں معلوم ہوتا۔ اب یہ شکایت بھی ہوگئی ہے کہ گلی کا پانی بیرونی زخم سے کچھ خارج ہوجاتا ہے جس سے گمان ہوتا ہے کہ باہری زخم مسوڑے والے زخم سے مل گیا ہے۔ ضعف بہت ہوگیا ہے۔ منہ پورے طور پر نہ کھلنے سے غذا بہت قلیل ہوتی ہے۔ سوائے دودھ وغیرہ اور کسی چیز کا کھانا مشکل ہے۔ اللہ رحم کرے اور مریضہ کو تندرستی عطا فرمائے۔

(۲) قاضی واشد علی خاں عباسی کے انجکشن ہو رہے ہیں ابھی مرض بالکل رفع نہیں ہوا۔ پہلے کے مقابلہ میں افاقہ ضرور ہے۔

(۳) ہمشیرہ مولوی سلطان یاور علوی کے متعلق دریافت ہوا ہے کہ ابھی تک آنکھیں کھلی ہیں علاج جاری ہے۔ بہت کمزور طریقہ پر دوائیں اپنا اثر دکھا رہی ہیں۔ آنکھیں نہ کھلنے سے مریضہ کو الجھن بہت رہتی ہے۔

(۴) محسن شاہ صاحب (چودھری محلہ) کو سُنا ہے اس طرف سخت علیل ہوگئے تھے۔ بخار آگیا تھا۔ غذا کی جانب رغبت کم ہے ضعف بہت ہوگیا ہے اللہ جل شانہٗ شاہ صاحب کو جلد صحت کاملہ عطا فرمائے۔

بعد کی خبریں

ولادت۔ ۵ مارچ ۱۹۳۱ء کو منشی ذکی احمد علوی خلف اصغر ڈپٹی امیر احمد صاحب علوی (محلہ باؤلی) کے گھر بمقام لکھنؤ (مشن ہسپتال) فرزند تولد ہوا۔ اللہ تعالیٰ مولود کی عمر دراز اور صاحب اقبال کرے۔

علالت:۔ (۱) ۴، ۵ مارچ کی درمیانی شب میں والدۂ مولوی خلیل احمد عباسی کو شدید قلبی دورہ ہوا اور کچھ دیر تک غشی کی کیفیت طاری رہی۔ رات ہی کو ڈاکٹر کو بلا کر دکھایا گیا جنکی دوا سے وہ کیفیت رفع ہوئی ضعف اور بھی بڑھ گیا ہے آجکل پیشاب بھی جلد جلد ہو رہا ہے۔ خداوند کریم موصوفہ کو جلد صحیح و تندرست فرمائے۔

(۲) اہلیہ مولوی اسلام الدین علوی کے متعلق دریافت ہوا ہے کہ لکھنؤ میں اُنکی طبیعت خراب ہے حرارت رہتی ہے کھانسی کی بھی شکایت ہے اور اکثر پسینہ جاری ہوجاتا ہے ضعف اسقدر ہوگیا ہے کہ نقل و حرکت میں دشواری ہوتی ہے۔ اللہ تعالےٰ رحم فرمائے اور صحت عاجلہ و کاملہ عطا کرے۔

[illegible] چھپوا کر دفتر کاکوری اخبار مولوی محلہ (لال الٰہی) کاکوری سے شائع